رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ...

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

جلد ۷ | ۶ ستمبر ۱۹۱۹ء | شنبہ | مطابق ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۲۰

مدینۃ المسیح

... اگست کو بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے انفلوئنزا کے متعلق تقریر فرمائی جسمیں اس ... انفلوئنزا ... کے لئے روحانی اور جسمانی ہدایات بیان کیں نیز اس کے پھیلنے کے ایام میں اپنی جماعت کو مریضوں کی خاص طور پر خبر گیری کرنے کی تاکید فرمائی۔ یہ تقریر انشاء اللہ آئندہ درج اخبار کی جائیگی۔

... اگست کو جناب سردار بہادر سردار دیوان سنگھ صاحب سول سرجن ... تشریف لائے جنھوں نے ہسپتال کا معائنہ کیا اور پنجایت ... کو صفائی کی تاکید کی۔

حضرت ... بشیر احمد صاحب کا صاحبزادہ میاں مظفر احمد چند دن سے ... بیمار ہے۔ گو پہلے کی نسبت اب قدرے تخفیف ہے ... احباب درد دل سے عزیز کی صحت کے لئے دعا کریں۔

اَلْمَوْعِظَۃُ الْحَسَنَۃُ

دو باتیں

"میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اسپر زیادہ زور دیا جاوے۔ اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو۔ اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے۔ اس لئے اس سے بچتے رہو۔

میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خلق کرنا بھی ایک موت ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو تو تو میں میں کرے۔ تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔ بلکہ میں تو اس کو پسند کرتا ہوں۔ اگر کوئی سامنے بھی گالی دیدے۔ تو صبر کر کے خاموش ہو رہے۔

بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ نبی بعض اوقات سختی کرتے ہیں۔ وہ اس امر کو سمجھ نہیں سکتے ان کی سختی کا رنگ اور ہے۔ اسمیں کینہ ملا ہوا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے نفس کے لئے نہیں کرتے۔ اسمیں کوئی ذاتی

غرض ان کی مدنظر نہیں ہوتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی عزت کے لئے اور اس کی اپنی اصلاح کے لئے۔

دیکھو ماں بچے کو بعض وقت مارتی بھی ہے اور سخت مارتی ہے۔ دوسرا دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ کیسی بیدردی سے مار رہی ہے مگر وہ اس سے ناواقف ہے کہ اس کی شفقت کا اندازہ کر سکے۔ اگر ماں کی محبت اور ہمدردی کی اسے خبر ہوتی۔ تو ایسا وہم نہ کرتا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر بچے کو ذرا بھی درد ہو۔ تو ماں ساری رات بیقرار رہتی۔ اور اس کی خدمت گذاری میں گذار دیتی ہے۔ دوسرا کون ہے۔ جو اس شفقت اور ہمدردی کا مقابلہ کر سکے۔ اسی طرح پر نبی کی سختی ہوتی ہے۔ اس کے دل میں ایک درد اور کوفت ہوتی ہے۔ خدا کی مخلوق کے لئے وہ چاہتا ہے۔ کہ خدا کے عذاب سے بچ جاوے اگر اپنے کسی خادم پر سختی کرتا ہے۔ تو شفیق ماں کی طرح راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں بھی تو اسی کے لئے کرتا ہے۔ غرض ماں۔ باپ اور شفیق استاد کی سختی سختی نہیں۔ وہ تو عین رحمت اور شفقت ہے۔ ایسا ہی عادل بادشاہ کی سختی بھی سختی نہیں۔ نادانی سے لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ اور شور مچاتے ہیں۔ عادل بادشاہ ہمیشہ اپنی رعایا کی بھلائی اور خیر خواہی چاہتا ہے۔

میں بار بار یہی کہوں گا کہ نفس پرستی کی سختی خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں ہے۔ اس لئے اس قسم کے ناعوں کو بکلی چھوڑنا چاہیئے۔

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء) حضرت مسیح موعودؑ

پنجائت قادیان توجہ کرے

یوں تو سارے سال میں ہی قادیان کی پنچایت صفائی کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتی۔ لیکن آج کل جبکہ وبائی امراض کے پھیلنے کے دن ہیں۔ اور برسات کی وجہ سے بہت جلدی اور خطرناک تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ احمدیہ محلہ کی صفائی کا یہ حال ہے کہ جابجا گلیوں میں پاخانہ اور غلاظت کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ جن کے اٹھوانے کا نام تک نہیں لیا جاتا۔ اس سے پاس کے مکان والوں کی جو حالت ہو رہی ہے۔ وہ تو الگ رہی۔ راستہ چلنے والوں کا دم ناک میں آ رہا ہے۔ مزید براں نالیوں سے غلاظت نکالکر یا تو کنارے پر ڈال دیجاتی ہے یا راستہ میں بکھیر دیجاتی ہے۔ جس سے اور زیادہ تکلیف ہو رہی ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ ممبران پنچایت کو لوگوں کی اس تکلیف کا کیوں احساس نہیں ہے۔ اور وہ کیوں اس طرف توجہ نہیں کرتے چونکہ اس موسم میں صحت کے لئے صفائی کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ اس لئے ہم ممبران پنچایت کو خاص طور پر توجہ دلاتے ہیں کہ گلیوں سے غلاظت اٹھوانے اور نالیوں کو صاف کرانے کا پورا انتظام کر کے باشندگان کو تکلیف سے بچائیں۔ امید ہے۔ اس کے متعلق ہمیں کچھ اور لکھنے کی ضرورت نہ پیش آئیگی۔ ورنہ ہم مجبوراً حکام کے نوٹس میں اس امر کو لائینگے۔

گذشتہ جنگ کے زلزلہ ہونے کا اعتراف

صوفی محمد حسن صاحب Adelaide (آسٹریلیا) سے تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زلزلہ عظیمہ کے متعلق پیشگوئی اس صفائی اور وضاحت کے ساتھ پوری ہوئی ہے کہ انسان کو سچا یقین کرنے میں کچھ بھی شبہ نہیں رہ جاتا ہے اگر کوئی حق جو دل حق پسند ہو۔ تو اسے

"یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے"

کے الفاظ جو کافی ہیں۔ اس شہر کے روزانہ اخبار نے جس کے ۷۶ ہزار پرچے روزانہ شائع ہوتے ہیں۔ جنگ عظیم کو زلزلہ عظیمہ کے ساتھ تشبیہ دی ہے ان الفاظ میں Earth shaking Convulsion of 1914 اس کے بعد اس اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس جنگ عظیم کے ایک موقعہ پر اس قدر گھبراہٹ و خوف جنگی وزرا و اراکین دولت کے دلوں پر طاری ہو گیا کہ بے اختیار کہنے لگے ؎

"چیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے"

اور اس قول کی تصدیق بھی کہ ؎

"مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس"

اخبار کے ہر دو قطعہ خدمت میں ارسال ہیں۔ جنگی وزرا نے بے اختیار ہو کر پکارا۔ It is Heaven - help us! so let us ask Heaven

اطلاع

الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب اسسٹنٹ سرجن کنگ جارج میڈیکل کالج کی کتاب "البیان الکامل فی تحقیق اللفظ والاصل" پر ریویو شائع ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق اب یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ کتاب غیر مجلد ہے۔ اور قیمت چار روپیہ علاوہ محصولڈاک جو صاحب منگوانا چاہیں۔ قیمت مع محصول بذریعہ منی آرڈر بھیج کر جناب ڈاکٹر صاحب موصوف سے منگوالیں۔ وی پی کے ذریعہ وہ نہیں بھیجیں گے۔

درخواست دعا

مولوی عبد الحمید صاحب وکیل برادر مولوی عبد المجید صاحب بی۔ اے سخت علیل ہیں تمام احمدی احباب درد دل سے ان کے لئے دعا کریں۔

کمترین عبد الماجد پروفیسر کالج بھاگلپور

(۲) میرا بچہ بخار کے عارضہ سے سخت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد علی اشرف

۹۔ ستمبر کا اخبار شائع نہیں ہوگا

عید اضحیٰ کی تقریب پر پریس کے بند رہنے کیوجہ سے ۵۔ اگست کو اخبار شائع نہیں ہو سکیگا۔ بلکہ اس کے بعد ۱۲۔ اگست کو پرچہ شائع ہوگا۔ جس کے ساتھ گذشتہ جلد کا انڈیکس بھی جو آٹھ صفحہ پر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۶ ستمبر ۱۹۱۹ء

سیاسی معاملات سے علیحدگی کے متعلق مولوی محمد علی کا اعلان اور اُس پر نظر

یہ بہت ہی سچی بات ہے۔ کہ ایسے لوگ جو ایک وقت اپنے کسی بڑے سے بڑے خیر خواہ کی مفید سے مفید نصیحت پر بھی کان نہیں دھرتے۔ وہ جب حالات نامناسب کے شکنجے میں کسے جاتے ہیں۔ تو ایسے سیدھے ہوتے ہیں کہ گویا ان میں کبھی کوئی کس بل تھا ہی نہیں۔ اس کی پوری پوری مثال حال میں مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور اور ان کے ساتھیوں نے پیش کی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ یہ لوگ ملکی اور سیاسی معاملات میں حصہ لینا اور سیاسی انجمنوں سے تعلق رکھنا اپنا خاص فرض سمجھتے رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے ان لوگوں کو جو سیاسی امور میں پڑنا اپنے سلسلہ کی اغراض کے خلاف سمجھ کر انہیں باز رہنے کی نصیحت کرتے تھے۔ بڑی حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھتے رہے ہیں۔ لیکن اب جبکہ پنجاب کی گذشتہ شورش کے ایام میں ان میں کے ذمہ دار اشخاص نے خاص طور پر حصہ لے کر اپنے حد سے بڑھ جانے کا ثبوت دیدیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کو یہ اپنے احباب کو ایک ضروری نصیحت "کرنے کی سوجھی ہے جسمیں انھوں نے اپنے ساتھیوں سے درخواست کی ہے کہ:۔

"معاملات ملکی سے بالخصوص اپنے آپ کو علیحدہ رکھیں"

ہم نہیں جانتے۔ مولوی محمد علی صاحب کے ساتھی جو انہیں ایک انجمن کے پریذیڈنٹ سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے۔ ان کی اس نصیحت کو کس نظر سے دیکھیں گے لیکن اتنا ہم ضرور جانتے ہیں کہ سیاسی معاملات کا جن لوگوں کو ایک دفعہ چسکہ پڑ جاتا ہے۔ وہ پھر اس کو چھوڑ نہیں سکتے۔ اور چونکہ غیر مبایعین میں کے کارکن اشخاص اسوقت تک سیاسی اُمور میں بڑے ذوق اور شوق سے حصہ لیتے اور ملکی معاملات میں دخل دیتے رہے ہیں۔ اس لئے ممکن نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کی اس نصیحت کو وہ خاطر میں لائیں۔ پھر جبکہ وہ مولوی محمد علی صاحب کا خود سیاسی معاملات میں حصہ لینا خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ تو کیونکر اب ان کے اس قول کو جو ان کے اپنے عمل کے خلاف ہے۔ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

ان حالات کو مدنظر رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کی یہ نصیحت بالکل لغو اور فضول ثابت ہو گی۔ اور اس کا کوئی اثر ان کے ساتھیوں پر نہیں پڑے گا۔

معلوم ہوتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے سیاست میں پڑنے سے آگاہ ہو کر نصیحت گری کی ضرورت سمجھی ہے۔ لیکن چونکہ اب پانی سر سے گذر چکا اور مرض لاعلاج ہو چکا ہے۔ اسلئے ان کا نصیحت کرنا نہ کرنا بالکل مساوی ہے۔ کاش وہ اسوقت اپنے ساتھیوں اور خود اپنے آپ کو سیاسی معاملات سے کلیۃً علیحدہ رہنے کی نصیحت کرتے جبکہ نصیحت کرنے کا وقت تھا۔ اور اسی وقت اس بات کو تسلیم کر لیتے۔ جو اب خود بخود تسلیم کر رہے ہیں کہ:۔

"جو شخص ان (سیاسی معاملات) میں پڑے گا اس کی توجہ بھی پھر زیادہ تر اسی طرف چلی جائیگی اور وہ اپنے اصل مقصد سے بالکل الگ ہو جائے گا۔ ایسا شخص بانی سلسلہ کی اغراض میں معاون نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ وہ اصل مقصد کو اپنے وجود سے نقصان پہنچاتا ہے"

اگر اس بات کو ابتدا سے ہی مدنظر رکھا جاتا۔ اور اس کو پس پشت ڈالکر معاملات ملکی میں انہماک اختیار نہ کیا جاتا۔ تو آج مولوی محمد علی صاحب کو یہ اعلان کرنے کی ضرورت ہی نہ پیش آتی۔ لیکن قبل ازیں ان لوگوں کی یہ حالت تھی۔ کہ سیاست کو ایک نہایت محبوب اور مرغوب چیز سمجھتے تھے۔ اور اس سے باز رہنے کی نصیحت کرنے والوں کی نصیحت پر نہ صرف کان ہی نہ دھرتے تھے۔ بلکہ ان کو سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ممکن ہے اب جبکہ یہ لوگ بظاہر سیاسی جوا اتارنے پر آمادگی ظاہر کر رہے ہیں۔ اس بات سے انکار کر دیں۔ اور چونکہ کبھی بڑے سے بڑے امر واقعہ کا انکار کر دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ اس لئے ہم فی الحال اور باتوں کو چھوڑ کر صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے ہمارے مذکورہ بالا بیان کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔

۱۵۔ دسمبر ۱۹۱۷ء کے پیغام صلح میں ہمیں مخاطب کر کے لکھا گیا تھا کہ:۔

"اسوقت کو یاد کرو۔ جب حضرت خواجہ صاحب نے مسلم انڈیا میں امور دینیہ کے ساتھ ہندوستان کے پولیٹیکل (سیاسی) معاملات پر بھی بحث کرنے کا اعلان کیا۔ تو اسپر قادیان کے مخصوص حلقوں سے اخبار الحکم کے ذریعہ کس قدر شور وغوغا برپا ہوا۔ کہ خواجہ صاحب کا رسالہ کوئی مست خوبے۔ یہ باغی لوگوں کا رسالہ ہے۔ سلسلہ احمدیہ کو پولیٹیکل امور سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور یہ پولیٹیکل مباحث میں بھی حصہ لیتا ہے"

اس حوالہ سے اول تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے جو مولوی محمد علی صاحب کے دست راست اور تمام غیر مبایعین کے قبلہ ہیں۔ بڑے زور شور کے ساتھ ہندوستان کے پولیٹیکل معاملات پر بحث کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جناب خود وہ اپنے رسالہ مسلم انڈیا میں نہایت بے باکی سے سیاسی معاملات پر لکھتے۔ اور مسلمانوں میں اچھل جانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ جب خواجہ صاحب نے سیاسی معاملات

یں برسنے اور ان پر بحث کرنے کا اعلان کیا۔ تو ہماری طرف سے اس کے خلاف آواز بلند کی گئی۔ اور کہا گیا تھا کہ خواجہ صاحب کا رسالہ کوئی سند نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سلسلہ احمدیہ کو پولیٹیکل امور سے کوئی واسطہ نہیں اور یہ پولیٹیکل مباحث میں بھی حصہ لیتا ہے۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہم پولیٹیکل امور میں حصہ لینے کے سخت خلاف تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے نزدیک یہ سلسلہ احمدیہ کو پولیٹیکل امور سے کوئی واسطہ نہیں" لیکن یہ لوگ جنہوں نے اعلان پولیٹیکل امور میں حصہ لینے اور سیاسی معاملات [بحث] کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ اور ہمارے اس کے خلاف آواز اٹھانے کو "شور اور غوغا" قرار دیتے تھے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ جبکہ آپ لوگوں نے خود سیاسی امور میں حصے کر اور پولیٹیکل معاملات پر بحثیں کر کے اپنے ساتھیوں کو سیاست کا چسکہ ڈالدیا ہے تو اب کس منہ سے انہیں ملکی معاملات سے کلیۃً علیحدہ رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ کیا آپ اتنا بھی نہیں جانتے کہ وہ لوگ جنہیں سالہا سال سے آپ سیاسی سبق پڑھا رہے ہیں۔ آپ کے یہ کہدینے سے سارا آموختہ بھلا نہیں سکتے۔ اور اس چھو منتر سے آپ کے کندہ کئے ہوئے سیاسی نقش ان کے لوح قلب سے مٹ نہیں سکتے۔ آپ کچھ ہوش وخرد سے کام لیں۔ اور اتنا تو سوچیں کہ وہ لوگ جن کے سیاسی استاد ہونے کا آپ کو فخر حاصل ہے۔ اس نصیحت کو سنکر آپ کے متعلق کیا خیال کرینگے علاوہ ازیں جبکہ آپ لوگ سیاسی اور پولیٹیکل امور میں اس قدر ماہر ہو چکے ہیں کہ اپنے آپ کو ہوم رول حاصل کرنے کے قابل سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ پیغام صلح سیاسی امور کے متعلق ہماری نااہلیت کا اعلان کرتا ہوا بڑے زور و شور کے ساتھ لکھ چکا ہے کہ:۔

"اگر ہمارے محمودی دوست اپنے تئیں ہوم رول کے اہل نہیں سمجھتے۔ تو یہ نااہلیت انہیں مبارک۔ ہم خدا کے فضل سے اپنے تئیں ہوم رول کے قابل سمجھتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر جائز طریق سے کوشش کرتے ہیں"

(پیغام ۔ ۲۲ ۔ دسمبر ۱۹۱۷ء)

تو کیا اب ہوم رول حاصل کرنے کی قابلیت پیدا ہوجانے کے بعد معاملات ملکی سے اپنے آپ کو کلیۃً علیحدہ رکھنے کی نصیحت کرنا اپنے آپ اور اپنے ساتھیوں پر ظلم نہیں۔ ذرا مہربانی کرکے اتنا تو فرما دیجئے کہ اس سالہا سال میں حاصل کردہ ہوم رول کی قابلیت کو آپ اس بے دردی سے کیوں برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اور کونسی مصیبت اور آفت آپ پر آپڑی ہے کہ آپ اپنی محبوب ترین چیز کو نہ صرف خود علیحدہ کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی علیحدہ کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں۔ اور کہیں کیا۔ کہدیا ہے کہ:۔

"ایسا شخص بانی سلسلہ (احمدیہ) کی اغراض میں معاون نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ وہ اصل مقصد کو اپنے وجود سے نقصان پہنچاتا ہے"

تو ہم پوچھتے ہیں۔ اس بات کو آپنے اسوقت کیوں نہ مدنظر رکھا۔ جب ہوم رول کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے سیاسی معاملات میں دخل دینا اور ملکی امور پر بحث کرنا شروع کیا تھا۔ اسوقت سے لے کر اعلان زیرنظر کے شائع ہونے تک آپ لوگوں کا جو طرز عمل رہا ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہرگز یقین نہیں آسکتا کہ اب جبکہ آپ لوگ بخیال خود محبوبہ ہوم رول سے بغلگیر ہونے کے اہل ہو چکے ہیں۔ اور حکمرانی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ تب اپنے ساتھیوں کو ملکی معاملات سے علیحدہ رہنے کی نصیحت دل سے کر رہے ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو ہوم رول حاصل کرنے کے قابل سمجھتے ہوئے آئندہ کے لئے ملکی معاملات سے کلیۃً علیحدہ رہ سکیں گے۔ ایسا کرنا ان کے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اور اس کی ذمہ داری خود مولوی محمد علی صاحب وغیرہ پر ہے۔ جنہوں نے نہایت ناعاقبت اندیشی سے اپنے ساتھیوں کے منہ کو تو سیاست کا لہو لگا دیا۔ لیکن اب انہیں یکہ و تنہا چھوڑ کر خود پیچھے ہٹ رہے ہیں اس موقعہ پر ہم ان لوگوں کی حالت پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے مولوی محمد علی صاحب وغیرہ ایسے متلون مزاج اور بے اصولے آدمیوں کی رفاقت اختیار کر رکھی ہے۔ کاش! وہ اب بھی سوچیں کہ جو شخص ایک مدت کے طریق عمل کے خلاف اس طرح حتمی سے اعلان کر دینا معمولی بات سمجھتا ہے۔ اس کے دوسرے افعال اور اقوال پر کیونکر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

آخیر میں ہم اسقدر کہدینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ساتھیوں کو سیاست کی بظاہر خوشنما لیکن درحقیقت خطرناک دلدل میں پھنسا کر سچے دل اور نیک نیتی سے علیحدگی اختیار کرلی ہے۔ تو انہیں چاہیئے کہ اس امر کا یقین دلانے کے لئے اپنی اور خاصکر اپنے مخدوم خواجہ صاحب کی گذشتہ سیاسی روش سے کھلے الفاظ میں بیزاری اور نفرت کا اظہار کریں۔ اور پھر آئندہ ملکی اور سیاسی معاملات سے علیحدگی کا اعلان کریں۔ ورنہ کوئی عقلمند اور سمجھدار شخص ان کے اس اعلان کو قابل اعتبار سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اور نہ اس سے ان کے ساتھی مدتوں کی کوشش اور سعی سے حاصل شدہ ہوم رول کی قابلیت کو ناقابلیت سے بدلنے کے لئے تیار ہونگے۔

"مسٹر ساگر چند بیرسٹر کا قبول اسلام"

اس عنوان سے اخبار اہلسنت والجماعت امرتسر کی اشاعت ۲۱ اگست میں ایک نوٹ درج ہے۔ جس میں مسٹر موصوف کے قبول اسلام پر بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ "اللہ تعالےٰ ان کو اسلام پر ثابت قدم رکھے اور مرزائیت کے جال میں نہ پھنساوے۔ مرزائی اخبارات لکھتے ہیں کہ مسٹر مذکور مرزائی ہے۔ خداوند کریم ایسا نہ کرے کہ وہ مرزائیت میں داخل ہوں"

ہم ایڈیٹر صاحب اہلسنت سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ کو مسٹر ساگر چند کے مسلمان ہونے کی خبر احمدی اخبارات سے نہیں معلوم ہوئی۔ آپ کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ احمدی اخبارات سے ہی معلوم ہوئی۔ پس جب اس خبر کا ماخذ ہی احمدی اخبارات ہیں۔ اور آپ اس کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر احمدی اخبارات کے اس بیان کو کہ وہ احمدی مسلمان ہوئے ہیں۔ کیوں تسلیم نہیں کرتے۔

وجد و سماع از بادہ صوفی ایں چہ کاذ غنیمت
منکرے بُودن و ہم رنگ مستاں زیستن

پھر یاد رہے کہ احمدی اخبارات اپنی طرف سے نہیں کہتے کہ وہ احمدی مسلمان ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ خود اپنے پہلے خط میں جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نام لکھا۔ اور جو ۵ اگست کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اعلان کرتے ہیں:-

"بندہ اسبات کا اقرار کرتا ہے کہ آج کل کے زمانہ میں اب سوائے احمدیۃ اسلام کے اور کسی مذہب میں جان نہیں رہی"

پھر انہوں نے اپنے لیکچر میں جو احمدیت کے متعلق ہیسٹنگز میں دیا۔ حاضرین کو مخاطب کر کے کہا:-

"پیارے بھائیو اور بہنو! اب تم احمدؐ کو قبول کرنے کے لئے اسوقت کا انتظار مت کرو جبکہ اس کو قبول کرنا سارے یورپ میں فیشن بن جاوے گا۔ مبارک وہ لوگ ہیں جو کہ بڑھ بڑھ کر مسیح وقت کا استقبال کرتے ہیں"

اسی خط کے اخیر میں لکھتے ہیں:-

"اب میرا ارادہ ہے کہ اگلے چار مہینے انگلستان میں احمدیہ تبلیغ میں خرچ کروں۔ اور بعد ازاں ہندوستان میں آکر چاروں طرف مسلمانوں کو مسیح وقت کا پیغام سناؤں"

ان اقتباسات کے علاوہ مسٹر موصوف کے دیگر خطوط سے جو متفرق اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں اسی بات کا بڑے زور کے ساتھ ثبوت ملتا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے ایک خط کشمیری میگزین لاہور کے دفتر میں بھیجا۔ اس میں صرف اپنی احمدیت کا اعلان کیا۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی دعوۃ دی کہ وہ بھی احمدیت کو قبول کریں۔ یہ خط افسوس ہے اخبار مذکور نے عدم گنجائش کے باعث سے شائع نہیں کیا مگر اس کا تذکرہ اپنی اشاعت مورخہ ۳۱۔ اگست میں کرتے ہوئے صاف طور پر لکھا ہے کہ:-

"اس میں مسٹر موصوف نے نہ صرف اپنے احمدی ہونے کی اطلاع دی ہے۔ بلکہ اور لوگوں کو بھی قادیان کے اسلام کی تبلیغ کی ہے"

یہ خط ہم نے ایڈیٹر صاحب کشمیری میگزین سے منگوا اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ درج کر دیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب اہلسنت اس کو پڑھ کر معلوم کریں کہ مسٹر ساگر چند خود ہی احمدی نہیں ہوئے۔ بلکہ دوسروں کو بھی احمدیت میں داخل کرنے کے لئے خاص جوش رکھتے ہیں۔

ہمارے عُلماء شملہ میں

مولوی محمد علی اور ان کے ساتھیوں کا گفتگو سے فرار

ہمارے علماء جناب حافظ روشن علی صاحب و جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کے شملہ پہنچنے پر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کی جو حالت ہوئی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے واقعات سے لگایا جا سکتا ہے

جاتے ہی جناب حافظ صاحب نے مولوی محمد علی صاحب سے گفتگو کرنے کے لئے انہیں حسب ذیل خط لکھا کہ:-

مکرم معظم جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعض احباب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ جناب نے اس خاکسار کی نسبت یہ شکوہ فرمایا ہے کہ ملاقات کرنے اور نیز اپنے دریافت طلب امور کے دریافت کرنے کے لئے میں کیوں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم پر آپ کی عنایت و شفقت جوش میں ہے۔ بنا ء علیہ میں خدمت عالیہ میں حاضر ہونے کا مشتاق ہوں۔ چونکہ آپ علی العموم مشغول الاوقات ہیں۔ اس لئے اس عریضہ کے ذریعہ ملتمس ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر مجھے اطلاع بخشیں کہ آپ میرے لئے اپنا کونسا وقت فارغ رکھ سکتے ہیں۔ جس میں میں حاضر خدمت ہو کر نیاز ملاقات حاصل کر سکوں۔ اور نیز اپنے ضروری معروضات کو پیش خدمت کر سکوں تعیین وقت کی اس لئے بھی ضرورت ہے۔ کہ خاکسار کی فرودگاہ جناب کے دولتخانہ سے کئی میل کے فاصلہ پر ہے۔ کہیں میں کسی ایسے وقت آپ کے مکان پر نہ پہونچوں۔ جبکہ آپ سیر وغیرہ کے لئے کہیں باہر گئے ہوئے ہوں۔ اور اس وجہ سے مجھے بے نیل مرام واپس آنا پڑے۔ اور مزاحمت ناحق نا مکان جائے۔

نیز یہ بھی التماس ہے کہ ملاقات کا وقت کل بروز جمعہ یا پرسوں بروز ہفتہ عنایت فرماویں۔ فقط۔

خاکسار روشن علی احمدی امیر دفد بقلم خود

اس خط کا تحریری جواب جو مولوی محمد علی صاحب نے دیا اس کے متعلق بعد میں لکھا جائیگا فی الحال اتنا لکھا جاتا ہے کہ ایک عورت کے موقعہ پر جب حافظ صاحب کے ساتھ گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ اگر یہ لوگ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم میں سے کسی اور سے مثلاً بابو عبدالحق سے کر لیں۔ یہ کہکر انہوں نے تو اپنی جان چھڑا لی۔ لیکن ان کے قائم مقام بابو عبدالحق صاحب نے ایک موقعہ پر گفتگو کرتے ہوئے جو گل کھلائے وہ حسب ذیل ہیں:-

بابو عبدالحق صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سے جب گفتگو ہونے لگی۔ تو قرار یہ پایا کہ فریقین پہلے حضرت مسیح موعود کے متعلق اپنا اپنا عقیدہ لکھا دیں۔

بابو عبدالحق نے لکھایا کہ میں حضرت اقدس کو ناقص نبی مجازاً مانتا ہوں نہ حقیقتاً ناقص نبی۔ اسپر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے سوال کیا۔ کہ آپ حضرت اقدس کو کامل محدث مانتے ہیں یا محدث بھی ناقص ہی مانتے ہیں۔ بڑی بحث کے بعد اس کے متعلق انہوں نے لکھ دیا کہ میں حضرت اقدس کو کامل محدث مانتا ہوں۔ اور اسی طرح اس اُمت کے تمام محدثین کو کامل محدث مانتا ہوں۔ اس کے بالمقابل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنا یہ عقیدہ لکھ دیا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتا ہوں۔ اس نے کہا کہ یہ بھی لکھو کہ محدث نہیں مانتا۔ مولوی صاحب نے لکھ دیا کہ میرے نزدیک محدث دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک محدث نبی۔ دوسرے محدث غیر نبی۔ میں حضرت اقدس کو محدث نبی مانتا ہوں نہ محدث غیر نبی۔

اسپر بابو عبدالحق صاحب نے کہا کہ اگر آپ حضرت اقدس کی تحریر سے یہ ثابت کر دیں کہ محدث دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نبی اور غیر نبی۔ تو میں آج ہی میاں صاحب کی بیعت کروں گا۔ یہ کہنے پر مولوی عمر الدین صاحب نے

انہیں حمامۃ البشریٰ کا حوالہ دکھایا۔ اور مطالبہ کیا کہ اپنے
وعدہ کو پورا کرو۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے دریافت کیا۔ کہ اگر کوئی
اور بات اسبارہ میں میرے عقیدہ کے متعلق لکھوانی ہو
تو لکھوالیں۔ بابو عبدالحق صاحب نے کہا۔ اب کچھ اور
لکھوانے کی ضرورت نہیں۔ فریقین کی تحریریں بالکل
مکمل ہیں۔ اب دونوں تحریروں کی ایک ایک صاف
نقل تیار ہو جانی چاہیئے۔ اس وقت مولوی عمرالدین صاحب
نے حمامۃ البشریٰ کا ایک حوالہ انہیں دکھایا جس سے
ثابت ہے۔ کہ کامل محدث صرف نبی ہوسکتے ہیں۔ یہ
دیکھ کر وہ اپنی تحریر میں سے یہ الفاظ کاٹنے لگے کہ میں حضرت
اقدس اور اس امت کے تمام محدثین کو کامل محدث
مانتا ہوں۔ مگر اسے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے منظور
نہ کیا۔ آخر بابو عبدالحق نے اپنے عقائد والا کاغذ مولوی
محمد اسمٰعیل صاحب کے ہاتھ سے چھین کر وہ حصہ پھاڑ
دیا جس میں اس کے مذکورہ بالا الفاظ تھے۔ چونکہ اس نے
اپنی تحریر اپنے ہاتھ سے پھاڑ دی۔ اس لئے اس پر
کوئی گفتگو نہ ہوسکی۔

اس سے بھی بڑھ کر عجیب و غریب اور ان لوگوں
کے ہمارے مقابلہ میں عاجز و درماندہ ہونے کا ثبوت
بہم پہنچانے والا ایک اور واقعہ ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ
جب جناب حافظ روشن علی صاحب غیر مبایعین کے ایک
سرکردہ ممبر مخدوم محمد اشرف صاحب سے ملنے کے لئے
گئے۔ اور بڑی کوشش اور سعی کے بعد اتفاقاً راستہ میں
مل گئے۔ تو کنی کترا کر دوسری طرف جانے لگے کہ
بابو عبدالحمید صاحب برادر منشی فرزند علی صاحب جو کہ
اسوقت ساتھ تھے۔ مخدوم صاحب کو کہا کہ حافظ صاحب
آپ سے ملنا اور باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ اور بہت دیر
سے آپ کی تلاش میں پھر رہے ہیں۔ انہوں نے جواب
دیا۔ کہ مجھے فرصت نہیں۔ اور نہ میں ان سے
باتیں کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اسپر حافظ صاحب نے
مخدوم صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ ہم آپ سے ضرور
باتیں کرینگے۔ انہوں نے کہا۔ جب آپ لوگ ہمارا
نام شیطان اور ابلیس رکھتے ہیں۔ تو پھر آپ کے ساتھ باتیں کرنے

سے کیا حاصل۔ اور ہمیں بھی یہ امید نہیں کہ آپ ہماری
بات مان جائینگے۔ اس لئے گفتگو سے کیا فائدہ؟
حافظ صاحب نے کہا۔ ہم تو شیطان سے بھی مایوس
نہیں ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شیطان
مسلمان ہو ہی گیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ مختصر یہ کہ میں
آپ سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ حافظ صاحب نے
کہا کہ ہم آپ سے ضرور باتیں کرینگے۔ اور اس کے
لئے آپ کے مکان پر پہنچینگے۔ انہوں نے کہا۔
میں وہاں بھی آپ کو نہ ملوں گا۔ حافظ صاحب نے
کہا۔ ہم تو ضرور آہی پہنچیں گے۔ انہوں نے کہا۔
اچھا جو آپ سے ملیگا۔ اس سے باتیں کر لینا۔ یعنی
میں قطعاً نہیں ملوں گا۔ اسپر گفتگو ختم ہوئی۔
ان واقعات سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ غیر مبایعین
کتنے پانی میں ہیں۔

افواج ہند کی اصلاحی کمیٹی۔

افواج ہند کی نظم ونسق کے متعلق تحقیقات
کرنے کے لئے جو فوجی کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ اس میں
سر مائیکل اوڈوائر سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کا بطور
رکن مقرر ہونا کئی لحاظ سے قابل ذکر واقعہ ہے۔
ان کا تقرر پنجابیوں کیلئے خاص طور پر عزت وافتخار کا موجب ہے
کیونکہ پنجاب نے سلطنت برطانیہ کا وہ بازوئے شمشیر بنکر
صوبجات ہند میں جو شاندار حیثیت حاصل کی ہے۔ وہ
سر مائیکل اوڈوائر کے دانشمندانہ تدبر اور حسن انتظام کا
ہی نتیجہ ہے۔ سر مائیکل اوڈوائر نے اپنے دور حکومت میں
اہل پنجاب کو نہایت گرانقدر اور وسیع الاثر اصلاحوں سے
مستفیض فرمایا۔ پنجاب کی جنگی قوموں نے حضور ممدوح
کی بدولت دنیا کے ہر گوشہ میں اپنے نام کو روشن کیا اور
سر مائیکل اوڈوائر کی گورنمنٹ نے انکی خدمات کا عملی طور
پر اعتراف کیا۔ اب یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ اپنے جلیل القدر
عہدہ سے سبکدوش ہوتے ہی آپ کو ایک ایسی کمیٹی کا رکن بنایا
گیا ہے جسکی تحقیقات پنجاب کیلئے لازمی طور پر [illegible]
ثابت ہوگی۔ کمیٹی مذکور کا حلقہ کار گو بہت وسیع ہے

ایک نو مسلم بیرسٹر کا خطاب مسلمانوں سے

۲۲ اگست کے اخبار میں معاصر کشمیری میگزین کا
ایک نوٹ درج ہوچکا ہے جسمیں مسٹر ساگر چند بیرسٹر
ایٹ لاء کے احمدی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا
کہ اسی ہفتہ مسٹر موصوف کا ایک خط قبولیت احمدیت
کے متعلق دفتر اخبار کشمیری میں ابھی آیا ہے۔ جو بوجہ عدم
گنجائش درج نہیں ہوسکا۔ اسپر ہم نے افسوس کا اظہار
کیا تھا۔ لیکن ایڈیٹر صاحب کے خط اور مسٹر موصوف
کے مضمون سے جو ہم نے ایڈیٹر صاحب سے منگوالیا۔
معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ مضمون کو اخبار میں درج کرنے
کے لئے تیار کر چکے تھے۔ لیکن فی الواقعہ جگہ کی کمی
اس کی اشاعت میں روک ہوگئی۔ ذیل میں وہ مضمون
درج کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

کل میں لیڈی ایملی لٹین کے جلسہ میں مسز اینی بسنٹ کا
لکچر سننے گیا۔ وہاں صرف وہی لوگ تھے جن کو ضیافت
پر بلایا گیا تھا۔ جنمیں بہت سے انگریز اور اینگلو انڈین
افسر اور ہندوستانی لیڈر شامل تھے۔ مسز بسنٹ نے
ہندوستان کی موجودہ افسوسناک حالت کا نقشہ نہایت
غم آمیز لفظوں میں ہمارے سامنے کھینچا۔ اور لوگوں
سے اپیل کی۔ کہ مسٹر مونٹیگو نے جو ریفارم سکیم ہندوستان
کی حالت کو سدھارنے کے لئے پیش کی ہے۔ اس کو
کامیاب بنانے میں وہ گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائیں۔

میں یہاں اپنے چند خیالات اپنے اہل وطن کی خدمت
میں پیش کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ جس محبت
سے وہ خیالات میرے دل سے نکلے ہیں۔ اسی
محبت سے میرے اہل وطن سنیں گے۔

ایک وقت تھا کہ ہندوستان پر ہر قسم کی روحانی برکتیں نازل
ہوتی تھیں۔ لیکن اب وہی ہندوستان ضلالت میں
پڑا ہے۔ اور دنیا میں ایسی کوئی بدبخت قوم نہیں۔
جس کا کوئی ممبر اپنے آپ کو ہندوستانی کہنے میں

فخر کرے۔ آخر اس کا سبب کیا ہے۔ سب عقلمند لوگ جانتے ہیں کہ اس دنیا میں ہر چیز کا سبب کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے خواہ ہم اس کو جانیں یا نہ جانیں۔ کوئی کام بے سبب نہیں ہوتا۔ پس کیا میرے پیارے اہل وطن نے کبھی غور کیا۔ کہ ہماری قوم آج کل اس قدر بے بس اور ذلیل کیوں ہے۔ کیا یہ انگریزوں کا قصور ہے۔ جیسا کہ آجکل طالب علم اکثر کہدیتے ہیں۔ اس طرح قصور کو دوسروں کے سر منڈھنے سے کام نہیں چلیگا۔ بلکہ ہماری حالت خراب سے خراب ہوتی چلی جائے گی۔ پس ہم کو اپنے کاموں پر غور کر کے نتیجہ نکالنا چاہیئے۔ کہ ہماری بدبختی کا سبب کیا ہے۔ کیونکہ اس بات پر سب مذہبوں کا اتفاق ہے کہ جو شخص قانون الٰہی کے مطابق چلیگا۔ وہ خوش ہو گا۔ اور خدا اس کو ہر قسم کی مصیبت سے نجات دیگا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم کسی قوم پر سے اپنی برکتیں اس وقت تک نہیں ہٹاتے۔ جب تک کہ وہ قوم سچائی کے راستے سے نہ گر جائے۔ اور اگر ہم غور کریں۔ تو اس نتیجہ پر پہونچیں گے۔ کہ ہندوستان کی بدبختی کا راز یہی ہے کہ ہندوستانی قوم سچائی کی راہ سے گر گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو اس زمانہ کے سب سے بڑے مصلح ہو گزرے ہیں۔ اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں:۔

قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابر یاس اور رات ہے تاریک و تار

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اب میرے مولیٰ اس طرف دریا کی دھار

اب نہیں ہیں ہوش اپنے ان مصائب میں بجا
رحم کر بندوں پہ اپنے تا وہ ہو ویں رستگار

کس طرح نپٹیں کوئی تدبیر کچھ بنتی نہیں
بے طرح پھیلی ہیں یہ آفات ہر سو ہر کنار

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے اے ناخدا!
آ گیا اس قوم پر وقت خزاں اندر بہار

نور دل جاتا رہا اور عقل موٹی ہو گئی
اپنی گمراہی پہ ہر دل کر رہا ہے اعتبار

جس کو ہم نے قطرۂ صافی تھا سمجھا اور تقی
غور سے دیکھا تو کیڑے اسمیں بھی پائے ہزار

دور ہیں معرفت سے تخمہ نکلا ہر طرف
اس وبا نے کھا لئے ہر شاخ ایماں کے ثمار

تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ فتنہ کا قدم بڑھتا ہے ہر دم سیل وار

اب اگر ہم ہندوستان میں چاروں طرف نظر کریں تو کیا دیکھتے ہیں کہ اندھے اندھوں کو راستہ دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ دونوں کے دونوں گڑھے میں گر پڑیں۔ رابندر ناتھ ٹیگور جو بنگال میں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اپنے اس خط میں جو انہوں نے حضور وائسرائے کو لکھا ہے فرماتے ہیں کہ انگریزوں کو ہم پر اسقدر طاقت ہے کہ انگریز جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن کیا ان کا ایسا کہنا درست ہے۔ ہرگز نہیں۔ ساری طاقت تو خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ دنیا میں کوئی قوم ایسی مضبوط نہیں کہ خدا تعالےٰ کی اجازت کے برخلاف کچھ کر سکے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ نے فرعون کو صاف الفاظ میں کہدیا کہ اگر تم میری بات نہ مانوگے۔ تو مٹ جاؤگے۔ اور آخر ایسا ہی ہوا۔ بات یہ ہے کہ جب خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر آتا ہے تو وہ خدا کی طاقت سے بھرا ہوا آتا ہے۔ اور اس کو مدد بھی اوپر سے ملتی ہے۔ جو اس کی پیروی کرتے ہیں آخر پھلتے پھولتے ہیں۔ جو اس کے برخلاف جدوجہد کرتے ہیں ہارے جاتے ہیں۔

میں جس کو زندگی کا کچھ تجربہ ہے۔ اور جو مصیبت بھی بھگت چکا ہوں۔ اپنے اہل وطن کو سچ سچ بتاتا ہوں کہ اس زمانہ کے پیغمبر اور اوتار جس کی انتظار سب مذاہب کر رہے ہیں۔ حضرت غلام احمد قادیانی تھے۔ میں یہ بات تجربہ سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ جب سے میں آپ پر ایمان لایا۔ اور آپ کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بنائی۔ ہر طرح کی برکتیں مجھ پر خدا کی ہوئیں۔ اور اس نے ہر طرح کی مصیبتیں مجھ سے دور کر دیں۔ اور جو کچھ دعائیں میں اللہ کے سامنے عاجزی سے کرتا ہوں۔ وہ قبول کر لیتا ہے۔ پس میں سب بھائیوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ نہ مسز بسنٹ نہ رابندر ناتھ ٹیگور۔ نہ گاندہی نہ تلک نہ ہی اور کوئی ناخدا اب تمہیں مصیبتوں سے بچا سکتا ہے۔ صرف وہ شخص جو خدا کے پاس سے آیا۔ تمہیں وہ راستہ جس پر خدا تمہیں چلانا چاہتا ہے۔ دکھا سکتا ہے۔

بھائیو! میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا۔ میں اب صدق دل سے حضرت احمدؑ کا پیرو ہو گیا ہوں۔ اور تمہیں بھی ایسا ہی کرنے کی رائے دیتا ہوں تاکہ جس طرح اللہ تعالیٰ مجھ پر برکتیں نازل کر رہا ہے۔ اسی طرح تم پر بھی نازل کرے۔ انکار کرنے سے پہلے تمہارا فرض ہے کہ تم خود تحقیقات کر کے دیکھ لو۔ کہ آیا میں سچ بول رہا ہوں یا جھوٹ۔ اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں تو خدا کی لعنت مجھ پر۔ لیکن اگر میں سچ بولتا ہوں۔ تو بھائیو! بتاؤ کہ تمہیں راہ راست اختیار کرنے سے اب کیا انکار ہے۔ پیارو! لوگوں سے مت ڈرو۔ خدا سے ڈرو۔

جب حضرت یونس نے نینوا کے آدمیوں کو اطلاع دی کہ خدا جو تم سے ناراض ہے۔ اب تمہارے شہر کو ضائع کر دیگا۔ تو نینوا کے لوگوں نے بورے پہنے۔ اور چالیس روز تک فاقے کر کے دعائیں کیں۔ بلکہ غم و افسوس میں وہ جانوروں اور بچوں تک کو کھانا دینا بھول گئے۔ جس سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ بخشدئے۔ بیشک وہ ایک بخشنہار اور مہربان ہے۔ اور وہی سب چیز پر قادر ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اسی سے ڈرتے ہیں۔ اور اپنا سب بھروسہ اسی پر رکھتے ہیں۔

جو شخص سچے دل سے اللہ کی برکتوں کے خواہشمند ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ مکمل حالات میں وہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ثانی میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو قادیان ضلع گورداسپور خط لکھیں۔ خدا کرے کہ میری قوم سچائی کی راہ کو اختیار کر کے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کی برکتوں کی مستحق بنا دے۔ تاکہ مصیبتیں دور ہو کر ان کے لئے بھی خوشی و شادی کے دن آئیں۔ آمین! آمین یا!

تمہارا ہمقوم بھائی
ساگر چند بیرسٹر ایٹ لاء۔ لندن۔
۱۶ر جولائی ۱۹۱۹ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کیطرف سے چند سوالات کے جواب

سوال } رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہوئے مرزا غلام احمد صاحب کے کیوں کوئی شخص اس درجہ کو نہ پہونچ سکا۔ جس کو مرزا صاحب پہونچ گئے۔ فقط مرزا صاحب نے ہی وہ کونسا راستہ یا طریقہ اختیار کیا تھا۔ جس پر چلکر انبیاء سابقین میں شامل ہو گئے۔ اور دوسرے محروم رہے۔ آئندہ کیلئے وہ کونسا طریقہ ہے۔ جس پر چل کر ہر شخص نبی کامل بن سکتا ہے۔

جواب } حضرت مرزا صاحب نے کوئی نیا طریقہ یا نیا رستہ اختیار نہیں کیا۔ بلکہ قرآن شریف میں جو کچھ تعلیم نازل ہوئی ہے۔ اسی کو اپنے نفس پر جاری کر کے اور کامل طور پر اس پر عملدرآمد کر کے خدا تعالےٰ سے وہ علم اور معرفت حاصل کیا۔ کہ خدا نے آپ کو دنیا کی ہدایت کے لئے مامور کر دیا۔ اور وہ عہدہ دیا کہ اس سے پہلے اس اُمت میں اور کسی شخص کو حاصل نہ ہوا تھا۔ اور یہ اس لئے کہ آپ نے قرآن کریم کے مغز کو اس اُمت میں سے سب سے زیادہ سمجھا۔ اور اس اُمت میں سے اس پر سب سے زیادہ عمل کیا۔ نہ اس لئے کہ کوئی ایسا آپ نے مخفی راستہ دریافت کیا کہ جس سے آپ کو خدا کا اسقدر قرب نصیب ہو گیا۔ پہلے انبیاء بھی کوئی خاص خاص رستے دریافت کر کے نبی نہیں بنا کرتے تھے۔ بلکہ دوسرے لوگوں کی نسبت نیکی میں زیادہ ترقی کر کے نبوت کا درجہ حاصل کرتے تھے۔ کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے علاوہ کوئی اور قسم کی نمازیں اور روزے رکھتے تھے۔ یا اور طرح ذکر الٰہی کرتے تھے کہ جس کی وجہ سے خدا نے آپ کو نبی کا درجہ دیا۔ یہی نمازیں یہی روزے۔ یہی صدقہ و خیرات اور یہی ذکر الٰہی تھا۔ جس کو دوسرے مسلمانوں کی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بجا لاتے تھے۔ باوجود اس کے آپ نبی تھے۔ اور دوسرے لوگ آپکے اتباع اور فرمانبردار۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کی نسبت فرمایا۔ ابوبکر تم سے زیادہ نمازیں نہیں پڑھتا۔ اور ابوبکر کو جو مقام خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ وہ اس کی نمازوں کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس کی وجہ سے جو کہ اسکے دل میں ہے۔ یعنی معرفت الٰہی اور خشیت الٰہی۔ پس جس طرح اس رستے پر چلتے چلتے بعض صحابہ کو شہید کا مرتبہ عطا ہوا۔ اور دوسرے لوگوں کو یہ مرتبہ عطا نہ ہوا۔ اور جس طرح یہی نمازیں۔ یہی صدقہ۔ یہی خیرات ادا کرتے ہوئے اس اُمت میں سے بعض لوگ اقطاب۔ ابرار اور اولیاء بنے۔ اور دوسرے لوگ اسی قسم کی نمازیں پڑھتے ہوئے بلکہ اس سے زیادہ نوافل ادا کرنیوالے اسی طرح روزے رکھنے والے۔ بلکہ ان سے زیادہ رکھنے والے۔ اسی طرح حج کرنیوالے بلکہ ان سے زیادہ حج کرنیوالے اسی کی طرح صدقہ اور خیرات کرنیوالے۔ بلکہ زیادہ کرنیوالے۔ نہ صرف یہ کہ ان مدارج سے محروم رہے۔ بلکہ ان میں سے بعض بروئے زمین پر سب سے زیادہ ناپاک اور سب سے زیادہ غضب کے پانے والے ہو گئے۔ اور ایسے لوگ شروع زمانہ اسلام سے اب تک ہوتے چلے آئے ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تم سے ایک ایسا گروہ ہوگا۔ جو قرآن پڑھیگا اور نمازیں تم سے زیادہ پڑھیگا۔ مگر ایمان ان کے دل میں داخل نہ ہوگا۔ آخر وہ لوگ جنھوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ یہ تقسیم مالی آپنے ایسی کی ہے کہ خدا تعالےٰ کی رضا کو آپنے مد نظر نہیں رکھا۔ بلکہ اپنے رشتہ داروں کا اس میں لحاظ کیا ہے۔ کیا وہ نمازیں نہیں پڑھتے تھے۔ مگر وہ منافق تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ درک اسفل من النار میں ہونگے۔ پس کسی خاص درجہ کے حاصل کرنے کے لئے کسی نئے رستہ کی تلاش کی ضرورت نہیں ہوتی۔ احکام اسلام پر عمل کرنا اور صحیح نیت اور نیک ارادے سے عمل کرنا اس کے واسطے دستے ہیں کہ ایک شخص یہی اعمال بجا لاتا ہوا نبی ہو سکتا ہے۔ اور دوسرا یہی اعمال بجا لاتا ہوا صدیق ہو سکتا ہے۔ تیسرا ان ہی پر عمل کرتا ہوا ولی ہو جاتا ہے۔ اور چوتھا ان اعمال سے معمولی مومن ہوتا ہے۔ کوئی خاص درجہ قرب کا نہیں حاصل کرتا۔

آپ کالج میں پڑھتے ہیں۔ ایک طالب علم ایسا اعلیٰ درجہ حاصل کرتا ہے کہ وہ دوسروں کی نسبت کہتے ہیں ریکارڈ بیٹ کر گیا۔ وہ کوئی نئے کورس تو نہیں پڑھتا۔ تے کالجوں میں تو نہیں پڑھتا پھر فسٹ ڈویژن سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونے والے کوئی نئے کورس کی وجہ سے تو نام نہیں رکھے ہوتے۔ بعض کو وظیفہ ملتا ہے اور بعض کو نہیں۔ کوئی نئے کورسوں کی وجہ سے تو نہیں ملتے۔ ایک ہی پڑھنے والے کوئی فسٹ کوئی سیکنڈ کوئی تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوتے ہیں۔ کوئی وظیفہ لے جاتے ہیں پھر کوئی صرف اپنے ہی وقت کے امتحان دینے والوں پر فوقیت نہیں حاصل کرتے۔ بلکہ پہلی فہرستوں سے بھی ان کے نمبر بڑھ جاتے ہیں۔ یہی حال دین میں ہوتا ہے درحقیقت تفاوت مدارج۔ تفاوت فہم اور تفاوت عمل کا نتیجہ ہوتا ہے۔ نہ کہ اختلاف کورس اور نصاب کا۔ مرزا صاحب نے اللہ کے فضل اور رحم کے ماتحت اس طرح قرآن کریم کو سمجھا۔ اور اس پر عمل کیا۔ کہ اس امت میں سے کسی نے نہ اسقدر سمجھا اور نہ اس پر اس طرح عمل کیا۔ پس مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ نے نبوت کا درجہ دیا اور دوسروں کو نہ دیا۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ داؤد۔ سلیمان۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب ایک ہی رستے کے چلنے والے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا فرماتا ہے۔ فبھدٰھم اقتدہ۔ مگر باوجود اس کے کیا پھر سب خاتم النبیین ہو گئے۔

سوال } جو شخص مجدد اور محدث کے درجے سے ترقی کرتا کرتا نبی کامل بن جائے۔ اس کو پھر مجدد یا محدث کہکر پکارنا یا بتلانا اس کی ہتک ہے یا کہ نہیں

جواب } اگر کسی نبی کو مجدد یا محدث ہی کہکر پکارا جائے۔ تو بیشک یہ اس کی ہتک ہے۔ لیکن اگر دوران تقریر و تحریر میں انبیاء کے ذکر کی ضرورت پیش آئے کہ نبی محدث اور مجدد بھی ہوتا ہے

تو ایسا بیان کرنے میں اسکی کوئی ہتک نہیں۔ یہ حقیقت کا اظہار ہے۔ ہتک نبی کی اسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ کلام سے یہ مترشح ہوتا ہو۔ کہ اس کی نبوت سے انکار کرنا اصل غرض ہے ؛

سوال } اگر کوئی شخص (غیر احمدی) آپ کو السلام علیکم اسلامی طریقہ پر کہے۔ تو آپ اس کو کیا جواب دیجئے ؛

جواب } ہم اس کو وعلیکم السلام کہینگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یہودیوں کو کہتے تھے۔ ہم تو غیر احمدیوں کو جو مکذب نہ ہوں۔ ابتدا بھی کرینگے۔ کیونکہ یہ رواج ہے۔ اب اسکو وہ بات حاصل نہیں۔ جو پہلے تھی۔ جس قوم میں سلام کا رواج ہے۔ اس کو ہم سلام ہی کہتے ہیں ؛

سوال } جو شخص مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتا۔ بلکہ مومن جانتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جنہوں نے مرزا صاحب کو کافر کہا۔ برا سمجھتا ہے۔ فقط چند باتوں کے نہ سمجھنے کی وجہ سے بیعت نہیں کرتا اس کو آپ کیسا سمجھتے ہیں۔ آیا کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں

جواب } وہی چند باتیں ہیں۔ جنکے اختلاف سے مرزا صاحب نبی یا کافر بنتے ہیں یا نبی کے ثابت ہونے سے مرزا صاحب نبی ہو جاتے ہیں۔ اور نہ ماننے سے کافر۔ چند کیا۔ چند کہنے سے کمزوری نہیں پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک خدا کے نہ ماننے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ ایک رسول کے نہ ماننے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ ایک ہی بعث بعد الموت کے نہ ماننے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ پس یہ کہنا کہ چند باتوں کے ماننے سے کافر ہو جانا ٹھیک نہیں۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ ان چند باتوں کی اہمیت کیا ہے۔ جو ان چند باتوں کو نہیں مانتا۔ وہ مرزا صاحب کو نہیں مانتا۔ جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا وہ خدا کو نہیں مانتا۔ پس وہ چند باتوں کا ہی انکار نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کا انکار کرتا ہے۔ اس لئے وہ مومن نہیں۔ اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ وہ چند باتوں کو نہیں مانتا۔ اور پھر وہ مرزا صاحب کو مومن سمجھتا ہے اگر ایسا کسی شخص کا خیال ہے تو اس کا نفس دھوکہ دیتا ہے

اگر وہ غور کرے۔ تو اس کو معلوم ہو جائیگا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ جو شخص جھوٹے الہام کا مدعی ہو۔ جس کو خدا تعالےٰ ڈھانا ہے۔ سب سے بڑا کافر ہے۔ اور پھر کوئی شخص ایسا بھی ہو۔ کہ جو اس شخص کو مومن سمجھ لے۔ اور پھر یہ بھی سمجھے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو الہام نہیں ہوتا۔ اگر وہ ایسا کریگا۔ تو مرزا صاحب کیا خدا کا بھی انکار کرنا پڑیگا کیونکہ خدا تعالےٰ تو اس کو کافر قرار دیتا ہے۔ اور یہ اسکو مومن کہتا ہے۔ اور اگر آپ کا برا نہ کہنے سے یہ مطلب ہے، کہ گالیاں نہیں دیتا۔ تو اس کے ایمان کا اور اس سے کوئی تعلق نہیں۔ شریف آدمی گالیاں نہیں دیا کرتے

والسلام

بقلم خاکسار رحیم بخش قرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

ایک شیعہ کے خط کا جواب

مکرم بندہ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ نے جو سوالات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھیجے ہیں۔ ان کے متعلق گذارش ہے کہ آپ کے سوالات جو خود آپ کے مسلمات پر مبنی ہیں۔ ان کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ ہاں ایسے سوالات جو ہمارے مسلمات سے پیدا ہوں۔ ان کا جواب آپ کی تسلی کیلئے ہماری طرف سے دیا جانا ضروری ہے۔ سو آپ کا پہلا سوال جو اولوالامر کی اطاعت کے متعلق ہے۔ اس کی نسبت واضح ہو۔ کہ ہم اولوالامر کی معصومیت کے ایسے قائل نہیں۔ جیسے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عصمت کے۔ پھر رسول کی عصمت کے بھی ایسے قائل نہیں۔ جیسے خدا کی قدوسیت کے ہم رسول کو ایک بشر جانتے ہیں۔ جس کو سہو نسیان خطائے الاجتہاد ہو سکتی ہے۔ جس آیت کو آپ نے ان کی عصمت کے لئے بطور حجت کے پیش کیا ہے۔ اس سے آپ کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ نبی نفسانی خواہش سے نہیں بولتا۔ اس کے بولنے کا باعث اللہ تعالیٰ کی وحی ہوتی ہے۔ پس جو کلام

اجتہادی رنگ میں اس سے صادر ہوتا ہے۔ وہ بھی نفسانی خواہش کے ماتحت نہیں ہوتا۔ اور وحی الٰہی جو کہ اس امر کے متعلق صریح نہیں ہوتی۔ جس کے متعلق وہ فتوے دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ اجتہاد سے کام لیتے ہیں۔ جس کا ہوائے نفس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ جو آپ کا خیال ہے۔ کہ نبی کی اطاعت مطلقہ ہوتی ہے دوسری آیتوں کی طرف اگر نگاہ دوڑائی جائے۔ تو وہ صحیح نہیں۔ سورہ ممتحنہ میں جہاں اللہ تعالےٰ نے نبی کو حکم دیا ہے کہ عورتوں سے بیعت لیں۔ اس بیعت کا آخری اقرار یہ ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ولا یعصینک فی معروف کہ وہ تیری نافرمانی نہ کرینگی نیک حکم میں۔ اس جملہ سے ظاہر ہے کہ اطاعت رسول کو بھی معروف کے ساتھ مقید کیا ہے۔ اور اولوالامر کی اطاعت واجب قرار دینے کے بعد یہ جملہ فرمایا ہے۔ فان تنازعتم فی شیٔ۔ جس سے ظاہر ہے کہ ان سے تنازع ہو سکتا ہے۔ اور وہ تنازع اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کوئی حکم صادر کریں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لاطاعۃ فی معصیۃ اللہ کہ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے۔ اس لئے امراء کی اطاعت جبکہ وہ دین یا دنیا کے مصالح کے متعلق کچھ فرماویں۔ تو وہ اگر نص صریح کے خلاف نہ ہو۔ تو ہمیں انکی اطاعت سے گریز نہیں ہونا چاہیئے۔

اور آیت وما اتٰکم الرسول سے اطاعت مطلقہ ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ آیت تقسیم فے کے متعلق ہے کہ جیسے رسول تقسیم کریں۔ تمہیں اختیار کرنا چاہیئے۔ لفظ منکم کبھی علیکم کے معنے میں آتا ہے۔ اور اولوالامر تو واقعات نے ثابت کیا ہے۔ کہ غیروں سے بھی ہوتے ہیں۔ اور ان کا تعلق حاکم اور رعایا کا ہوتا ہے۔ اسواسطے وہاں "من" کے معنے "علےٰ" کے کئے ہیں۔ اور جہاں نماز میں پیش نماز کا ذکر ہے۔ وہاں منکم کے معنے تم میں سے کئے گئے۔ کیونکہ پیش نماز اور مقتدی کا تعلق حاکم اور رعایا کا نہیں۔

حضرت ابوبکر نے جو حدیث پیش کی ہے۔ وہ خلاف قرآن نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی

زر خرید یا جدی جائداد کا کوئی حصہ مکہ میں نہ تھا۔ جو کچھ آپ کو ملا تھا۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورہ حشر میں مفصل فرما دیا ہے۔ کہ اس کی تقسیم اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اپنی وفات سے پہلے کریگا۔ اور یہ مال کسی کے ورثہ میں نہ جائے گا۔ بلکہ وقف رہیگا۔ پس جیسا کہ امر ازدواج اور تہجد میں آپ کی خصوصیت ہے۔ اسی طرح تقسیم وراثت کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ نے خود علیحدہ حکم فرما دیا ہے۔ آپ سورہ حشر کا پہلا رکوع دیکھیں۔ یہی وہ آیات ہیں۔ کہ خلیفہ دوم عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور عباس کو بتائیں۔ جبکہ ان کی اجتہادی غلطی اسبارہ میں ہوئی۔ کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ورثہ کو عام لوگوں کی طرح سمجھے۔ ان آیات کے سننے سے علی علیہ السلام اور دیگر حاضرین کو اطمینان ہوا۔ لیکن اثنا عشری صاحبان کا ابھی تک اطمینان نہیں ہوتا۔

اور آپ کا یہ کہنا کہ غسل ارجل میں قرآن کا خلاف سنی کرتے ہیں۔ جسپر دلیل تیمم ہے کہ غسل کی جگہوں میں مسح مقرر کیا گیا۔ جس کا جواب حسب ذیل ہے۔ اول قرآن کریم میں ارجل کا لام مفتوح ہے۔ جس کا تعلق غسل سے ہے۔ مسح سر کے بعد پاؤں کا ذکر ترتیب وضو کے قائم رکھنے کے لئے ہے۔ اگر ارجل رؤس کے ساتھ تعلق رکھتے۔ تو ان کا لام مکسور ہوتا۔ علاوہ ازیں مسح رؤس سے متعلق ہے۔ اور ارجل کے ساتھ کعبین کی قید لگی ہوئی موجود ہے۔ جیسا کہ ہاتھوں میں کہنیاں تک کی قید ہے۔ جن کا دھونا مقصود ہے۔ مسح پاؤں کے تمام اجزاء کا نہیں ہوتا بلکہ غسل تمام اجزاء کا ہوتا ہے جس کے لئے حد بندی ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں سنی مسح اور غسل دونوں پر عمل کرتے ہیں۔ لہذا سنیوں کا مذہب زیادہ محتاط ہے۔ باقی رہا تیمم چونکہ وہاں سہولت مدنظر ہے۔ اسواسطے دو عضو پر اکتفا کیا گیا ہے۔

دوسرا آپ کا یہ کہنا کہ خاتم النبیین صرف امت میں ہونے والوں کے روحانی باپ نہیں۔ بلکہ پہلوں کے بھی ہیں۔ اسپر ہمیں کوئی اعتراض نہیں چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن اگر آپ کی امت میں کوئی نبی نہو۔ تو یہ کہا جائیگا۔ کہ آپ کے ظہور سے پہلے تو بیٹے ہوئے بعد میں نہیں۔ تو آپ کے پیدا ہونے سے بیٹے پہلے پیدا ہو گئے۔ تو پہلے نبیوں کو باپ کہا جائے۔ تو زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن آپ کے فیضان سے اگر آپ کے بعد بھی نبی ہوں تو ایسا کر سکتے ہیں کہ پہلے نبی بھی آپ کے فیضان سے ہونگے۔ ورنہ یہ دعویٰ کہ آپ پہلے نبیوں کے روحانی باپ ہیں۔ اس شخص کے دعویٰ کے مشابہ ہوگا۔ جو کہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ اور میری سلطنت اور ملک وہ ہے۔ جو اکبر بادشاہ کے زمانہ میں تھا۔ اب تو میرے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا۔ کہ نبیین جمع ہے۔ اور جس کو احمدی نبی مانتے ہیں وہ صرف ایک ہے۔ اور مفرد جمع نہیں ہو سکتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک تو لیجئے۔ باقی کے منتظر رہیئے۔ کیا کسی نے اگر آپ کے تین روپے دینے ہوں۔ تو ایک پہلے آپ نہیں لے سکتے۔ کہیں قیامت تو نہیں آگئی۔ قیامت سے پہلے اگر اور کوئی نبی نہ آیا۔ تو پھر یہ اعتراض پیش کرنا۔

باقی آپ کا یہ کہنا کہ عذاب میں نبی کی امت کا کوئی فرد شامل نہیں ہوتا۔ صحیح نہیں۔ کیونکہ عذاب دو قسم کے ہیں۔ ایک عذاب ادنیٰ۔ اور دوسرا عذاب اکبر۔ اکبر عذاب میں تو صرف دشمن ہی شامل ہوتے ہیں۔ ادنیٰ عذاب میں بعض دوست بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ دخان سے ۔ ۔ ۔ ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے تو سات سال کا قحط پڑا۔ جس کا نام سورہ مذکورہ میں عذاب الیم رکھا گیا ہے۔ کیا اس قحط میں صحابہ متاثر نہیں ہوتے تھے۔ اسی طرح اس وقت میں عذاب جنگ کی طرز پر ظاہر ہوا۔ کیا اس میں صحابہ شہید نہیں ہوتے تھے۔ یہ طاعون۔ زلزلہ وغیرہ عذاب ہیں۔ جن میں بعض مومنین وغیرہ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن نسبتاً یہ بچائے جاتے ہیں۔

باقی رہا یہ کہ قادیان دارالامان ہے۔ اور مکہ مدینہ نہیں۔ مکہ مدینہ بھی دارالامان ہیں۔ اور قادیان بھی۔ اور یہ امر خدا تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ جس کو چاہے امان کی چادر پہنا دے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل کو کون روک سکتا ہے۔

الراقم۔ حافظ روشن علی۔

نظم

خدا کی رحمتیں ہوں اے گروہ صادقاں تجھ پر

(از جناب ذو الفقار علیخان صاحب گوہر احمدی)

خدا کی رحمتیں نازل ہوں اے دارالاماں تجھ پر
رہے انوار کی بارش یونہی اے قادیاں تجھ پر

تیری آغوش میں مسکن ہے خاصان الٰہی کا
ہمیشہ رشک کرتے ہی رہینگے آسماں تجھ پر

یہ تیرا درس قرآں درحقیقت خوان نعمت ہے
تصدق کیوں نہوں آ آکے تیرے میہماں تجھ پر

ترے دشمن رہینگے نامراد و خائب و خاسر
خدا کے فضل کا جب تک رہیگا سائباں تجھ پر

خلافت کی اولوالعزمی کا سایہ ای قوم پڑا دے
کہ انعام الٰہی ہے یہ دور حکمراں تجھ پر

یہی اسلام کی خدمت کا موقع ہے نہ کھو دینا
خدا ہے مہرباں تجھ پر حکومت مہرباں تجھ پر

قدم آگے بڑھا اے ہمت مردانہ مسلم
کہ اب اسلام کی خدمت کا ہے بار گراں تجھ پر

جہاں محو خودی ہے تو مگر محو خدا ہو جا
کہ پھر قرباں ہونے کو بڑھے جان جہاں تجھ پر

رہ تبلیغ میں کیا کیا مصائب تو نے جھیلے ہیں
خدا کی رحمتیں ہوں اے گروہ صادقاں تجھ پر

غریب و بینوا گوہر اسیر دام عصیاں ہے
ترحم۔ اے خدا صدقے یہ جان ناتواں تجھ پر

قول مسیح موعود

"وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے۔ اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملیگا۔ اور اس کے مرنے کے بعد کبھی وہ تباہ نہیں ہونگے"۔

(الحکم نمبر ۵ جلد ۲ صہ ۳۵۵)

پیر جماعت علی صاحب علی پوری کو اطلاع

ہمارے پاس اطلاع پہونچی ہے کہ پیر جماعت علی کے مُریدین ہمارے احمدی بھائی میاں احمد الدین صاحب ساکن ... ضلع سیالکوٹ کو پیر جماعت علی صاحب علی پوری کی طرف سے بار بار یہ چیلنج دے رہے ہیں کہ پیر صاحب مذکور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے مناظرہ و مباہلہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ حق و باطل کا فیصلہ ہو۔ ہمیں باور نہیں کہ پیر صاحب نے اپنے مُریدین کو ایسا کہا ہو۔ اگر واقعی پیر صاحب ممدوح کو حضرۃ خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے مباہلہ و مناظرہ کرنے کی خواہش ہے تو انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ اس چیلنج کا اعلان کریں۔ تاکہ اس کے بعد ان کو چیلنج کا جواب چھاپ کر بھیجدیا جاوے۔ اگر پیر جماعت علی صاحب نے ایسا اشتہار چھاپ کر نہ شائع کیا تو سمجھا جائیگا کہ پیر ان کے بہ نذر مریداں مے پرانند کا معاملہ ہے۔ جو ہرگز قابل التفات نہیں ہے ٭

برادران جماعت احمدیہ ضرور توجہ فرمائیں

احباب جماعت احمدیہ کو معلوم ہے کہ میں نے حسب منشاء و اجازت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ الاحد تشحیذ الاذہان پر جو قرض ہے۔ اس کے ادا کرنے اور آئندہ فنڈ کے استحکام کے لئے ایک ہزار روپے اور پانسو مزید خریداروں کی اپیل کی تھی۔ جس کی طرف دو مرتبہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اور تیسری مرتبہ سکرٹری صاحبان جماعت احمدیہ کو بذریعہ خطوط کے یاد دہانی کرائی گئی تھی۔ اب چوتھی مرتبہ پھر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مطلوبہ رقم اور تعداد خریداران بہت کر کے پوری کر دیں تاکہ بار بار یاد دہانی نہ کرنی پڑے۔ عید کے موقعہ پر بھی تشحیذ کو نہ بھولیں۔

ناظر تالیف و اشاعت

زراعتی کالج میں داخلہ کے لئے اعلان

اس سال لائل پور کے زراعتی کالج میں اُردو جماعت کھلی ہے۔ اس جماعت میں زمیندار و کاشت کاروں کے لڑکے پرائمری پاس جن کی عمر سولہ و بیس برس کے درمیان ہوگی۔ داخل ہو سکیں گے۔ اس کلاس کی پڑھائی ایک سال تک ہوگی۔ صرف پانچ روپے ماہوار خرچ خوراک ادا کرنا پڑیگا اس کالج میں زمینداروں کے تمام کاروبار سے متعلق تعلیم دی جاتی ہے۔ مثلاً زمین کی تیاری۔ کاشت کے مختلف طریق۔ تخم ریزی کے طریق۔ کھاد ڈالنے کے طریق فصل کی پیداوار زیادہ کرنیکے طریق۔ کپاس و گیہوں وغیرہ کاشت کی مختلف ترکیبیں اور کیڑوں اور پتنگوں کے مارنے کا علم جو فصلوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور مویشیوں کی بیماری کے علاج وغیرہ۔ یہ کلاس یکم اکتوبر کو کھلیگی۔ ہمارے زمیندار احمدی بھائی اگر اس جماعت میں اپنے لڑکو کو داخل کرنا چاہیں تو بہت جلد اپنی درخواستیں قبل از ۱۵ ستمبر ۱۹۱۹ء دفتر امور عامہ میں بھیجدیں۔ درخواست کا نمونہ ذیل ہے اس فارم کو کاپی کر کے سادہ کاغذ پر انکی خانہ پوری کر کے جلد امور عامہ میں بھیجدیں ٭

فارم درخواست برائے داخلہ اُردو جماعت زراعتی کالج لائل پور

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مرزا بشیر احمد ۔ ناظر امور عامہ

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ اور سلاجیت

میرے کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے خلیفہ اول نے کی۔ اور سرمہ کی ترکیب انہوں نے ہی بتلائی ہے اور فرمایا۔ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ میرے کی قیمت فی تولہ عہ سرمہ فی تولہ عہ ست سلاجیت فی تولہ عہ۔ مقوی اعضائے رئیسہ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر۔ دق تپ خبیث۔ قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ اور درد مفاصل کے لئے مفید ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

رفیق حیات

مایوس العلاج مریضوں کو بھی ہمدردی اور دیانتداری کے ساتھ مفت مشورہ دینے کے علاوہ علمی۔ طبی۔ اخلاقی علوم پر بحث کرنیوالا واحد ماہواری رسالہ ہے جو ہر ماہ کی ۲۵ تاریخ کو قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ اطبا کو خصوصاً اور دوسرے اصحاب کو عموماً اس رسالے سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اس کا سالانہ چندہ صرف عا/ نمونہ کیلئے ۲/ کا ٹکٹ آنے چاہئیں۔ ملنے کا پتہ:۔

رفیق حیات قادیان (پنجاب)

نظم چولا نانک صاحب

دُر ثمین اُردو سے حضرت مسیح موعود کی چولا صاحب والی نظم کو علیحدہ بطور ٹریکٹ چھوٹے سائز میں تبلیغ کے لئے چھپوایا ہے اور اس میں چولا صاحب کی تصویر بھی دیگئی ہے سکھ صاحبان میں تقسیم کرنے کے لئے بہت عمدہ رسالہ ہو فی سو عہ سیکڑے ۲۵۔

مخمس۔ پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے حضرت مسیح موعود کی نظم "ابن مریم مرگیا حق کی قسم" کو تضمین فرمایا ہے فی سو عہ سیکڑہ ۴ رسالے ملنے کا پتہ:۔ محمد یامین تاجر کتب احمدی جنرل قادیان

سامان ہائی سکول و دفاتر کیلئے احمدیوں کا

اپنا کارخانہ

احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کہ سکولوں یا دفاتر میں دسترس رکھتے ہوں۔ التماس کیجاتی ہے کہ کارخانہ ہذا میں حسب ذیل چوبی سامان بنکر تیار رہتا ہے:۔

(۱) سنگل ڈیسک	(۷) سائنس المارہ
(۲) ڈبول ڈیسک	(۸) ایوانگ شلیف
(۳) ٹیچر ڈیسک	(۹) میپ ریک
(۴) اسٹول	(۱۰) میپ سٹینڈ
(۵) لیکچر گیلری	(۱۱) بال فریم
(۶) سائنس ٹیبل	(۱۲) نالٹمل باسکٹ

بوقت ضرورت طلب فرماویں۔ ملنے کا پتہ

ایم فیض احمد اینڈ سنز کشمیر سٹیٹ ورکس جموں توی

ممالکِ غیر کی خبریں

مارشل فاش کی چٹھی وزیر اعظم کے نام (لنڈن ۲۹۔ اگست) مارشل فاش نے مسٹر لائڈ جارج کے نام حال میں ایک مراسلت بھیجی ہے جس میں دار العوام میں اپنی تعریف کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ نے تحریر کیا ہے کہ اگر میں جنگ کو جلد تر ختم کرنے کے قابل ہوا۔ تو یہ برطانیہ کی صادق العزمی اور ۱۹۱۸ء کے دوران میں اس کے فرانس میں کافی سپاہ بہم پہنچانے کا نتیجہ ہے۔ نیز اس بات کا کہ امریکہ کی سپاہ کو یورپ پہنچانے میں برطانیہ نے زبردست امداد کی ۔

انڈین آرمی کمیشن (لنڈن ۲۸۔ اگست) مسٹر چنتامنی نے ویسٹ منسٹر میں اس امر پر اعتراض کیا ہے کہ انڈین آرمی کمیشن میں صرف ایک ہندوستانی ممبر شامل کیا گیا ہے۔ اس کی رائے میں کم از کم ایک ہندوستانی پبلک لیڈر کا بھی تقرر ہونا چاہئے تھا ۔

رومانیہ کی دستبرد (بوڈاپسٹ ۲۹۔ اگست) برطانوی اور امریکن فوجی حکام نے ہنگری میں ان مقامات کا معائنہ کیا۔ جہاں سے رومانوی بہت سا سامان برقی، طبی اور دیگر تجارتی بار جاتی اور خوردنی ذخائر لے گئے ہیں ۔

سلیشیا میں شورش (لنڈن ۲۸۔ اگست) سلیشیا کے تمام جنوب مغربی حصے میں بغاوت پھیلی ہوئی ہے۔ اور حکومت پولینڈ نہایت صبر و تحمل سے کام لے رہی ہے۔ اور اس نے اپنے ہموطنوں کی امداد کے لئے تاحال سپاہ نہیں بھیجی۔ اتحادیوں کی امداد میں توقف کرنے سے پولش دل برداشتہ و ناراض ہو رہے ہیں۔

بالشویکوں کا دعویٰ (لنڈن ۲۹۔ اگست) بالشویکوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے بسکاٹ پر قبضہ کر لیا ہے۔ تمام جنوبی محاذ پر جارحانہ کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ مشرقی محاذ پر بھی برابر پیشقدمی جاری ہے ۔

کیف میں قتل و قید (اوڈیسا ۲۰۔ اگست) فرانسیسیوں کا ایک ہوائی دستہ ایڈمرل کولچاک کے ساتھ شامل ہونے کے لئے پہونچ گیا ہے۔ کیف کے مفرورین کا بیان ہے کہ بالشویک لوگوں کو قتل اور قید کر رہے ہیں۔ چھ ہزار اہالیان کو قید کرنے کا حکم دیا گیا تھا جنہیں سے چھ سو بچ نکلے

اہالیانِ یوکرائن کی پیشقدمی (لنڈن ۲۹۔ اگست) بولشویکوں کے مخالف یوکرائنوں کی سپاہ کیف سے دس میل کے فاصلہ پر پوچاوکا تک پہنچ گئی ہیں ۔

لینن تشدد کا حامی (اسٹاک ہولم ۲۹۔ اگست) لینن نے ماسکو میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بالشوازم کے مہلک دشمن اعتدال پسند سوشلسٹ ہیں۔ ایسے اعتدال کا علاج صرف "سرخ خوف" ہی ہے۔ ہنگری میں لوگوں کو مرعوب کرنے کی وجہ سے ان کو ناکامی ہوئی ہے ۔

فجی میں دشمنوں کے داخلہ کی بندش (شوا۔ ۲۰۔ اگست) دشمن ممالک کے آدمیوں کے داخلہ کی تین سال کے لئے بندش کی گئی ہے ۔

بولشویک نوجوانوں کو فراہم کر رہے ہیں (اسٹاک ہالم۔ ۲۷۔ اگست) پیٹروگراڈ سے ایک پیام مظہر ہے کہ حکومت نے ۱۷ اور ۱۸ سالہ نوجوانوں کو فوج کے لئے فراہم کیا ہے ۔

ہندوستان کی خبریں

آنریبل میاں محمد شفیع کا جانشین میجر ملک سر عمر حیات خان ٹوانہ میاں محمد شفیع کی بجائے امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے ایڈیشنل ممبر نامزد کئے گئے ۔

مہلک حادثہ آگرہ اخبار لکھتا ہے ۲۵۔ اگست کو آگرہ جونس ملز کے شفاخانہ کے ڈاکٹر نے بیماروں کے ۱۳ [illegible] کو بخار کی دوائی دینے کی بجائے غلطی سے [illegible] کے علاج کا زہر دے دیا جس سے سارے کے سارے مریض مر گئے ۔

تمام ریلوے علاقہ جات پر مارشل لا کی منسوخی پنجاب گورنمنٹ سے بذریعہ پریس کمیونک اطلاع دی ہے کہ گذشتہ جون سے گورنمنٹ نے پنجاب کے تمام علاقوں سے سوائے ریلوے علاقہ جات کے مارشل لا منسوخ کر دیا۔ اور اب تمام ریلوے علاقوں سے بھی مارشل لا اٹھا دیا ہے ۔

لاہور موٹر کاروں کے مالکوں کو کرایہ تمام ان موٹر کاروں کے مالکوں کو کہ جن کی موٹر گاڑیاں مارشل لا کے دوران میں لاہور میں فوجی حکام نے بوقت ضرورت استعمال کی تھیں۔ گورنمنٹ پنجاب نے مناسب کرایہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یا بعض موٹروں میں جن کا [illegible] پر نقصان ہوا تھا۔ ان کے مالکوں کو نقصان کی تلافی کر دی جائے گی ۔

از پیشگاہ جناب عبد اللطیف خانصاحب ایڈیشنل منصف صاحب درجہ دوم شہر پشاور

زرغول شاہ نابالغ بولایت مسمی جان والدہ خود ولد [illegible] ذات اوان موضع کوٹ پان تحصیل نوشہرہ بذریعہ نور محمد مختار خاص مدعی

بنام لعل دین ولد [illegible] ذات اوان زمیندار یکہ مذکور حال موضع یار حسین تحصیل صوابی - ضلع پشاور

دعویٰ مبلغ [illegible] روپیہ بذریعہ وثیقہ مورخہ [illegible]

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مورخہ [illegible] کو حاضر عدالت اصالتاً یا بذریعہ مختار کے پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ تحریر ۳۰ [illegible] ۱۹۱۹

دستخط بحروف انگریزی — مہر عدالت

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب [illegible] ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر الفضل کے لئے شائع ہوا)